2876

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۝ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۝٢ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۝٣ فَالْمُقَسِّمٰتِ
اَمْرًا ۝٤ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۝٥ وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ۝٦ وَالسَّمَآءِ
ذَاتِ الْحُبُكِ ۝٧ اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۝٨ يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ۝٩
قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۝١٠ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۝١١ يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ
الدِّيْنِ ۝١٢ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ۝١٣ ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ۗ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ
تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝١٤ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝١٥ اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰىهُمْ
رَبُّهُمْ ۗ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ۝١٦ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ
مَا يَهْجَعُوْنَ ۝١٧ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝١٨ وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ
لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝١٩

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت (بہت) ہی مہربان، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

سورہ الذاریات مکی ہے اس کی ساٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

قسم ہے ان ہواؤں کی جو اڑا کر بکھیرنے والیاں ہیں ۝١ پھر ان بادلوں کی جو (بارش) کا بوجھ اٹھانے والے ہیں ۝٢
پھر کشتیوں کی جو آہستہ چلنے والیاں ہیں ۝٣ پھر فرشتوں کی جو حکم (الٰہی) سے بانٹنے والے ہیں ۝٤ بے شک جو
وعدہ تم سے کیا گیا ہے وہ سچا ہے ۝٥ اور یقیناً جزا و سزا کا دن ضرور آئے گا ۝٦ قسم ہے آسمان کی جس میں راستے
ہیں ۝٧ بے شک تم مختلف (بے ربط) باتوں میں پڑے ہو ۝٨ منہ پھیرتا ہے اس (قرآن) سے جس کا منہ ازل
سے ہی پھیر دیا گیا ہے ۝٩ ستیاناس ہو اٹکل پچو باتیں بنانے والوں کا ۝١٠ جو غفلت (کے نشہ) میں بے سدھ پڑے ہیں
۝١١ وہ پوچھتے ہیں روزِ جزا کب آئے گا ۝١٢ یہ اس دن ہوگا جب وہ آگ پر تپائے جائیں گے ۝١٣ اپنی سزا کا مزہ
چکھو یہی ہے وہ جس کے لئے تم جلدی مچا رہے تھے ۝١٤ البتہ اللہ سے ڈرنے والے (اس روز) باغات اور چشموں میں
ہوں گے ۝١٥ (بصد شکر) لے رہے ہوں گے جو ان کا رب انہیں بخشے گا بے شک یہ لوگ اس سے پہلے بھی نیکوکار تھے ۝١٦
یہ لوگ رات کو بہت کم سویا کرتے تھے ۝١٧ اور سحری کے وقت (اپنی خطاؤں کی) بخشش طلب کرتے تھے ۝١٨ اور ان کے
اموال میں حق تھا سائل کے لئے اور محروم کے لئے ۝١٩ (پارہ ٢٦/ سورہ الذاریات ٥١/ ١ تا ١٩* ت: ص)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان نہایت رحم والا

سورہ ذاریات مکی ہے اس میں ساٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

۱۔ "قسم ان کی جو بکھیر کر اڑانے والیاں" یعنی وہ ہوائیں جو خاک وغیرہ کو اڑاتی ہیں۔

۲۔ "پھر بوجھ اٹھانے والیاں" یعنی گھٹائیں اور بدلیاں جو بارش کا پانی اٹھاتی ہیں۔

۳۔ "پھر نرم چلنے والیاں" وہ کشتیاں جو پانی میں بسہولت چلتی ہیں

۴۔ "پھر حکم سے بانٹنے والیاں" یعنی فرشتوں کی وہ جماعتیں جو بحکم الٰہی بارش و رزق وغیرہ تقسیم کرتی ہیں اور جن کو اللہ تعالیٰ نے مدبرات الامر کیا ہے اور عالم میں تدبیر و تصرف کا اختیار عطا فرمایا ہے۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہ تمام صفتیں ہواؤں کی ہیں کہ وہ خاک بھی اڑاتی ہیں، بادلوں کو بھی اٹھائے پھرتی ہیں پھر انہیں لے کر بسہولت چلتی ہیں پھر اللہ تعالیٰ کے بلاد میں اس کے حکم سے بارش کو تقسیم کرتی ہیں قسم کا مقصود اصلی اس چیز کی عظمت بیان کرنا ہے جس کے ساتھ قسم فرمائی گئی ہے کیونکہ یہ چیزیں کمال قدرت الٰہی پر دلالت کرنے والی ہیں۔ ارباب دانش کو موقع دیا جاتا ہے کہ وہ ان میں نظر کر کے بعث و جزا پر دلالت کریں کہ جو قادر برحق ایسے امور عجیبہ پر قدرت رکھتا ہے وہ اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں کو فنا کرنے کے بعد دوبارہ ہستی عطا فرمانے پر بیشک قادر ہے۔

۵۔ "بیشک جس بات کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے" یعنی بعث و جزاء

۶۔ "ضرور سچ اور بیشک انصاف ضرور ہونا" اور حساب کے بعد نیکی بدی کا ضرور بدلہ ملنا۔ (کنز الایمان)

۷۔ "قسم ہے آسمان کی جس میں راستے ہیں۔" راستوں سے مراد یا تو محسوس راستے ہیں جو ستاروں کی گزرگاہ ہیں یا ان راستوں سے مراد معقول راستے ہیں جنہیں نظر و فکر کرنے والے اپناتے ہیں (بیضاوی) اور ان کی مدد سے معارف تک پہنچتے ہیں یا اس کا معنی ہے قسم ہے آسمان کی جو ستاروں والا ہے کیونکہ ستاروں کے راستے ہیں یہ ستارے آسمان کو اسی طرح مزین کرتے ہیں جس طرح دھاریاں منقش کپڑوں کو مزین کرتی ہیں

۸۔ "بے شک تم مختلف (بے ربط) باتوں میں پڑے ہو۔" کفار رسول اللہ یا قرآن کے بارے میں مختلف قول کرتے ہیں کہ یہ جادو ہے، یہ کہانت ہے، پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں یا وہ قیامت کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں امام بیضاوی نے کہا شاید اس قسم میں نکتہ یہ ہے کہ ان کے اقوال میں اختلاف اور ان کی اغراض میں دوری

کو آسمان میں موجود راستوں سے تشبیہ دی جائے۔ کیونکہ ان میں قدر مشترک دوری اور متضاد ہونے میں اختلاف موجود ہے

۹۔ "منہ پھیرے ہے اس (قرآن) سے جس کا منہ ازل سے ہی پھیر دیا گیا ہے"۔ رسول اللہ اور قرآن حکیم سے اسے ہی دور کیا جاتا ہے جسے علم الٰہی میں ایمان سے دور کر دیا گیا ہو یعنی جسے اللہ تعالیٰ نے حضورؐ اور قرآن پر ایمان لانے سے محروم کر دیا ہو۔

۱۰۔ "ستیاناس ہو اٹکل پچو باتیں بنانے والوں کا" خراصون سے مراد جھوٹ بولنے والے ہیں۔ جملہ اصل میں قتل کی بد دعا کے لئے ہے اسے لعنت کے قائم مقام رکھا گیا ہے۔

۱۱۔ "جو غفلت کے نشہ میں بے سدھ پڑے ہیں"۔ مراد ایسی جہالت اور غفلت ہے جو ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔ "ساھون" یعنی وہ کہ جن امور کا انہیں حکم دیا گیا ہے وہ اس کی غفلت کا اظہار کرتے ہیں۔

۱۲۔ "وہ پوچھتے ہیں کہ روز جزا کب آئے گا"۔ وہ انکار اور تمسخر اڑانے کے لئے حضورؐ سے یہ سوال کرتے ہیں
(تفسیر مظہری کے)

۱۳۔ "ہاں یہ وہ دن ہے کہ یہ آگ پر تپائے جائیں گے"۔ جس طرح سونے کو آگ میں ڈال کر جانچا پرکھا جاتا ہے اسی طرح یہ آگ میں ڈالے جائیں گے۔

۱۴۔ "اپنی فتنہ پردازی کا مزہ چکھو۔ یہی ہے جس کی تم جلدی مچا رہے تھے" "فتنۃ" بمعنی عذاب یا آگ میں جلنا (ل۔م)

۱۵۔ "بے شک پرہیزگار باغوں اور چشموں میں ہوں گے"۔ آج دنیا میں بھی قبر میں بھی اور آئندہ محشر میں بھی اور محشر کے بعد بھی۔ دنیا میں مومن شریعت کے باغات طریقت کے چشموں میں رہتا ہے اللہ کی عبادت حضور کی محبت میں لذت پاتا ہے کہ سبحان اللہ اس کی قبر جنت کی کیاری بن جاتی ہے گا۔ میدان محشر میں حوض کوثر کی ایک نہر موجود ہوگی جہاں یہ مزے سے پیتے ہوں گے

۱۶۔ "اپنے رب کی عطائیں لیتے ہوئے" ان نیکیوں کا بدلہ بھی اور رب تعالیٰ کی خاص رحمت بھی عطا سب کو شامل ہے۔ * "بے شک وہ اس سے پہلے نیکوکار تھے" کہ دنیا میں نیک کام کرتے تھے یا ان کی پیدائش سے پہلے ان کے نام نیکوکاروں کی فہرست میں تھے

۱۷۔ "وہ رات کو کم سویا کرتے" یعنی رات تہجد اور شب بیداری میں گزارتے تھے۔ اول رات سو جاؤ

Z879

آخر رات تہجد کے لئے جاگو، تکبیر کہو اور سو جاؤ، یہ بھی سنت ہے۔ (نور العرفان)

۱۸۔ سحری کا وقت کس قدر بابرکت ہے اور جو لوگ اللہ کی جناب میں اس وقت حاضر ہو کر دامن طلب پھیلاتے ہیں ان پر کیسی کیسی نوازشات کی جاتی ہیں اس کا اندازہ وہی لوگ لگا سکتے ہیں جنہیں یہ توفیق نصیب ہوئی ہے۔ (ضیاء القرآن)

لغوی اشارے ۞ ذَارِيٰتِ : بکھیرنے والیاں ۞ حٰمِلٰتِ : اٹھانے والیاں ۞ وِقْرًا : پانی کا بوجھ ۞ وَاقِعٌ : ضرور نازل ہونے والا ۞ حُبُكِ : راہیں ۞ اُفِكَ : وہ پھیرا گیا ۞ خَرّٰصُوْنَ : اٹکل دوڑانے والے ۞ غَمْرَةٍ : وہ کثیر پانی جس کی تہ نظر نہ آئے ۞ سَاهُوْنَ : بے خبر ۞ اَيَّانَ : کب ۞ يُفْتَنُوْنَ : وہ مصیبت میں مبتلا کئے جاتے ہیں ۞ يَهْجَعُوْنَ : وہ سوتے ہیں ۞ (ل ق)

تفہیمی خلاصہ ۞ یہ چار فرشتے جا رہے ہیں حضرات جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و ملک الموت علیہم السلام ۞ اعمال صالحہ کی جزا یقینا واقع ہوگی ۞ عالم با عمل کا نشہ عبادت ہے ۞ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مدینہ منورہ میں جلوہ فرما ہوئے تو لوگ آپ کی زیارت کے لئے ٹوٹ پڑے۔ حضرت عبد اللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ میں بھی اس اجتماع میں شریک تھا۔ جب میں نے حضور کا روئے انور دیکھا تو مجھے یقین ہو گیا کہ ایسا چہرہ جھوٹے آدمی کا نہیں ہو سکتا۔ حضور کی سب سے پہلی بات جو میرے کان میں پڑی وہ یہ تھی "اے لوگو! کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو، سلام آپس میں پھیلاؤ اور رات کو نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو تم سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ گے"۔ (مسند امام احمد) ۞ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ جب رات کا ایک تہائی حصہ باقی رہتا ہے اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول اجلال فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے میں ہی بادشاہ ہوں کون ہے جو مجھ سے دعا کرے اور میں اس کی دعا قبول کروں کون ہے جو مجھ سے مانگے اور میں اس کو عطا کروں، کون ہے جو مجھ سے گناہوں کی معافی کا طالب ہو اور میں اس کے گناہ معاف کر دوں۔ (متفق علیہ، راوی حضرت ابو ہریرہ) ۞

۱۹۔ ان کی تفسیر کا قول ہے کہ یعنی ان کے اموال میں سائل اور محروم کا حق ہے، اس کو وہ ادا کرتے ... والیس ... اگر ... شخص کسی حاجت مند ... اس کی محتاجی ... اس کا حق ... بجالاتے اور اس کو وہ اپنا فرض سمجھتے نہ کسی پر احسان جتلاتے اور نہ کسی سے شکر گزاری کی تمنا کرتے۔ اکثر کا قول ہے کہ اس سے مراد زکوٰۃ نہیں بلکہ اس کے علاوہ ہے۔

وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِّلْمُوقِنِينَ ۝٢٠ وَفِي أَنفُسِكُمْ ۚ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ۝٢١ وَفِي السَّمَاءِ
رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ ۝٢٢ فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَا أَنَّكُمْ
تَنطِقُونَ ۝٢٣ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ ۝٢٤ إِذْ دَخَلُوا
عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا ۖ قَالَ سَلَامٌ قَوْمٌ مُّنكَرُونَ ۝٢٥ فَرَاغَ إِلَىٰ أَهْلِهِ فَجَاءَ
بِعِجْلٍ سَمِينٍ ۝٢٦ فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ قَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ۝٢٧ فَأَوْجَسَ مِنْهُمْ
خِيفَةً ۖ قَالُوا لَا تَخَفْ ۖ وَبَشَّرُوهُ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ ۝٢٨ فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ
فِي صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوزٌ عَقِيمٌ ۝٢٩ قَالُوا كَذَٰلِكِ
قَالَ رَبُّكِ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ۝٣٠

اور زمین میں یقین کرنے والوں کے لئے قدرت کی نشانیاں ہیں ۝٢٠ اور خود تم میں بھی (موجود ہے) پھر کیا تم
نہیں دیکھتے ۝٢١ اور آسمان میں تمہاری روزی ہے اور وہ بھی کہ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے ۝٢٢ پس
قسم ہے آسمان اور زمین کے رب کی (یہ قرآن ایسا ہی) برحق ہے جیسے تمہارا باہم باتیں کرنا (اس
میں شبہ نہیں اسی طرح اس میں نہیں) ۝٢٣ کیا آپ کو ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر پہنچی ۝٢٤ جب ان کے
پاس آئے تو کہنے لگے سلام ابراہیم نے بھی کہا سلام اجنبی معلوم ہوتے ہیں ۝٢٥ پھر ابراہیم
اپنے گھر والوں کی طرف متوجہ ہوئے تو تلا ہوا بچھڑا لائے ۝٢٦ پھر اس کو ان کے پاس رکھ کر
کہا تم کھاتے کیوں نہیں ۝٢٧ (جب نہ کھایا) تو اس کو ان سے خوف معلوم ہوا انہوں نے
کہا خوف مت کرو اور ان کو ایک دانش مند لڑکے کی (پیدا ہونے کی) خوشخبری بھی دی
۝٢٨ پھر ان کی بیوی (سارہ) شور مچاتی ہوئی آگے بڑھیں اور ماتھا پیٹ کر کہنے لگیں
کیا بڑھیا بانجھ جنے گی ۝٢٩ وہ بولے تیرے رب نے ایسا ہی فرمایا ہے وہ جو ہے حکمت
والا دانا ہے ۝٣٠ (پارہ ۲۶/سورہ الذاریات ۵۱/۲۰ تا ۳۰ ✱ ت: ع)

۲۰ - " اور زمین میں نشانیاں ہیں یقین والوں کو " جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی قدرت و حکمت پر دلالت کرتی ہیں
۲۱ - " اور خود تم میں " تمہاری پیدائش میں اور تمہارے تغیرات میں اور تمہارے ظاہر و باطن میں اللہ تعالیٰ کی قدرت
کے ایسے بے شمار عجائب و غرائب ہیں جن سے نظر آئے کہ اس کی شان خدائی معلوم ہوتی ہے " کیا تمہیں سوجھتا نہیں

2881

۲۲ ۔ "اور آسمان میں تمہارا رزق ہے"۔ کہ اسی طرف سے بارش ہو کر زمین کو پیداوار سے مالا مال کیا جاتا ہے
"اور جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے"۔ آخرت کے ثواب و عذاب کا وہ سب آسمان میں مکتوب ہے (کنزالایمان)

۲۳ ۔ "آسمان اور زمین کے رب کی قسم بے شک یہ قرآن حق ہے"۔ یہاں رب تعالیٰ نے اپنی قسم فرما کر قرآن
کی حقانیت بیان فرمائی اور سورہ یٰسین میں قرآن کی قسم فرما کر حضور کی حقانیت بیان کی۔

۲۴ ۔ "اے محبوب کیا تمہارے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر آئی"۔ یہ دس یا بارہ فرشتے تھے جو
بشکل مہمان حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

۲۵ ۔ "جب وہ اس کے پاس آ کر بولے سلام"۔ سلام نہایت پرانی سنت ہے دوسرے انبیاء کے
دین میں بھی تھی۔ دوسرے یہ کہ آنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے خواہ سارے لوگ سلام
کریں یا ان میں سے ایک۔ ظاہر یہ ہے کہ یہاں سب نے سلام کیا۔ "کہا سلام ناشناسا لوگ ہیں"۔
آپ نے دل میں خیال فرمایا کہ میں ان سے واقف نہیں۔ منکر بمعنی اجنبی ہے۔ اسی لئے قبر کے
فرشتوں کو منکر نکیر کہا جاتا ہے (نورالعرفان)

۲۶ ۔ تیزی سے چپکے چپکے (نکلے) اپنے مہمانوں کو آرام سے بٹھایا اور ان کی ضیافت کے انتظام میں مصروف
ہو گئے۔ جلدی جلدی ایک موٹا تازہ بچھڑا ذبح کیا اس کو بھونا اور اٹھا کر ان کی خدمت میں پیش کیا

۲۷ ۔ (جب دیکھا) مہمان کھانے کے لئے ہاتھ نہیں بڑھاتے۔ آپ نے فرمایا آپ لوگ کھانا تناول
نہیں کریں گے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب آپ نے دیکھا کہ وہ ہاتھ نہیں بڑھا رہے
تو آپ سمجھ گئے کہ یہ انسان نہیں بلکہ فرشتے ہیں لباس بشری میں آئے ہیں اور ان کا اس طرح لباس
بشری میں آنا خطرہ سے خالی نہیں۔ (ضیاءالقرآن)

۲۸ ۔ "جب انہوں نے نہ کھایا تو دل میں ان سے خوف زدہ ہوئے۔ مہمانوں نے کہا آپ اندیشہ نہ کریں
اور ان کو ایک فرزند کی بشارت دی جو بڑا عالم ہوگا"۔ * مہمانوں نے کہا کہ ہم اللہ کے فرستادہ یعنی
ملائکہ ہیں اللہ نے ہم کو بھیجا ہے * غلام سے مراد ہے (فرزند کہ جن کی بشارت سنائی یعنی) حضرت اسحاق علیہ السلام
(جنہیں) بالغ ہونے کے بعد کمال علمی حاصل ہوگا۔ (تفسیر مظہری)

۲۹ ۔ اتنے میں یہ گفتگو کہیں سے سن کر ان کی زوجہ (محترمہ) حضرت سارہ پکارتی ہوئی آئیں اور تعجب سے

(تفسیر ابن   2882

اپنے ماتھے اور چہرے پر ہاتھ مارا اور کہنے لگیں اول تو میں بڑھیا پھر بانجھ اس وقت بچہ پیدا ہونا بڑی عجیب بات ہے۔" انھوں نے کہا ہاں تمہارے پروردگار نے اسی طرح فرمایا ہے بے شک وہ حکیم و علیم ہے" یعنی جس طرح ہم نے تم سے کہا ہے یہ ہم نے اپنی طرف سے نہیں کہا ہے، بلکہ تمہارے رب نے اسی طرح کہا ہے جس کی ہم تمہیں اطلاع دے رہے ہیں۔ اس لئے اس پر تعجب کی ضرورت ہے نہ شک کرنے کی اس لئے کہ اللہ جو چاہتا ہے وہ لامحالہ ہو کر رہتا ہے۔ (ص-م)

لغوی اشارے ○ اَلْمُوْقِنِیْنَ: عین الیقین کے مرتبہ پر فائز ہونے والے ○ تَنْطِقُوْنَ: تم بولتے ہو ○ ضَیْفِ: مہمان ○ مُکْرَمِیْنَ: معزز ○ فَارِغ: خالی ○ اَوْجَسَ: اس نے محسوس کیا ○ خِیْفَةً: خوف، ڈر ○ صَرَّةٍ: چیخ زیادہ ○ صَکَّتْ: اس نے پیٹ لیا ○ عَجُوْزٌ: بڑھیا ○ عَقِیْمٌ: بانجھ ○ حَکِیْمٌ: حکمت والا ○ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ○ مال خرچ کرنا بھی حسن اخلاق سے ہے ○ آثار قدیمہ آئندہ نسلوں کے لئے سبب عبرت و نصیحت ہیں ○ فاران سے جبال مکہ معظمہ مراد ہیں ○ انسان عالم کبیر کا نمونہ ہے ○ نقش سے نقاش پر استدلال کیا جاتا ہے ○ رزق کے بارے میں اللہ تعالیٰ پر اعتماد یقین و ایمان کا نشان ہے ○ اللہ تعالیٰ بے نیاز اسباب نہ ہوں تب بھی رزق عطا فرماتا ہے ○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے اسے چاہیے کہ وہ مہمان کی تعظیم و تکریم کرے ○ (ب-خ) اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ناامید نہیں ہونا چاہیے ○

2883

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝ ۳۱ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ۝ ۳۲
لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ۝ ۳۳ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ۝ ۳۴
فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ۳۵ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ
مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ ۳۶ وَتَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝ ۳۷
وَفِيْ مُوْسٰٓى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ ۳۸ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ
وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۝ ۳۹ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ۝
وَفِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ۝ ۴۱ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ
اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ۝ ۴۲ وَفِيْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ ۝ ۴۳

(ابراہیم نے) کہا کہ فرشتو! تمہارا مدعا کیا ہے ۝۳۱ انہوں نے کہا کہ ہم گنہگار لوگوں کی طرف بھیجے گئے ہیں
۝۳۲ تاکہ ان پر کھنگر برسائیں ۝۳۳ جن پر حد سے بڑھ جانے والوں کے لئے تمہارے پروردگار کے ہاں
سے نشان کر دیے گئے ہیں ۝۳۴ تو وہاں جتنے مومن تھے ان کو ہم نے نکال لیا ۝۳۵ اور اس میں ایک
گھر کے سوا مسلمانوں کا کوئی گھر نہ پایا ۝۳۶ اور جو لوگ عذاب الیم سے ڈرتے ہیں ان کے لئے وہاں
نشانی چھوڑ دی ۝۳۷ اور موسیٰ (کے حال) میں (بھی نشانی ہے) جب ہم نے ان کو فرعون کی
طرف کھلا ہوا معجزہ دے کر بھیجا ۝۳۸ تو اس نے اپنی جماعت (کے گھمنڈ) پر منہ موڑ لیا
اور کہنے لگا یہ تو جادوگر ہے یا دیوانہ ۝۳۹ تو ہم نے اس کو اور اس کے لشکروں کو پکڑ لیا اور ان
کو دریا میں پھینک دیا اور وہ کام ہی قابل ملامت کرتا تھا ۝۴۰ اور عاد (کی قوم کے حال) میں
بھی (نشانی ہے) جب ہم نے ان پر نامبارک ہوا چلائی ۝۴۱ وہ جس چیز پر چلتی اس کو ریزہ
ریزہ کئے بغیر نہ چھوڑتی ۝۴۲ اور (قوم) ثمود (کے حال) میں بھی (نشانی ہے) جب ان سے کہا گیا
کہ ایک وقت تک فائدہ اٹھا لو ۝۴۳ (پارہ ۲۷/ سورہ ۵۱/ ۳۱ تا ۴۳ * ت: ج)

۳۱۔ ابراہیم نے فرمایا تو اے فرشتو تم کس کام سے آئے۔ یعنی سوائے اس بشارت کے تمہارا اور کیا کام ہے۔

۳۲۔ "بولے ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں"۔ یعنی قوم لوط کی طرف

2884

۳۳۔ "کہ ان پر گارے کے بنائے ہوئے پتھر چھوڑیں"۔

۳۴۔ "جو تمہارے رب کے پاس حد سے بڑھنے والوں کے لئے نشان کر رکھے ہیں"۔ ان پتھروں پر نشان تھے جن سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ دنیا کے پتھروں سے نہیں ہیں۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ ہر ایک پتھر پر اس کا نام مکتوب تھا جو اس سے ہلاک کیا جانے والا تھا (کنز الایمان۔ حاشیہ)

۳۵۔ جب سدوم پر عذاب آیا تو وہاں سے پہلے حضرت لوط علیہ السلام اور آپ پر ایمان لانے والے باہر بھیج دیئے گئے جب اس شہر میں صرف کفار رہ گئے تو عذاب الٰہی آیا۔

* معلوم ہوا کہ صالحین کی موجودگی میں فاسقوں پر عذاب آنا ہوتا ہو تو صالحین کو نکال لیا جاتا ہے۔

۳۶۔ یعنی صرف لوطؑ کا گھر جس میں آپ اور آپ کی دو صاحبزادیاں مومنہ تھیں بعض نے تحقیق کی ہے کہ کل تیرہ مومن تھے۔ آپ نے بیس سال تبلیغ فرمائی

۳۷۔ قوم لوطؑ کی ہلاکت کے بعد بعض نشانیاں باقی رکھیں جس سے پتہ لگے کہ یہاں عذاب آچکا ہے۔ وہ نشانیاں خود یہ پتھر تھے جو مدتوں تک وہاں دیکھے گئے اور بدبودار پانی جو اس زمین سے نکلتا تھا۔ کہ وہ اس نشان کو دیکھ کر عبرت پکڑیں اور کفر و گناہ نہ کریں۔

۳۸۔ موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ میں بھی عقل والوں کے لئے عبرت ہے نبی کی مخالفت سے بڑی بڑی طاقتور قومیں بھی ہلاک ہو گئیں * "سلطان مبین" سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات مراد ہیں جیسے عصا اور ید بیضا وغیرہ

* موسیٰ علیہ السلام کی بعثت تمام اہل مصر کی طرف تھی، خواہ بنی اسرائیل ہوں یا قبطی سب پر آپ کا ماننا لازمی تھا

۳۹۔ (فرعون) خود ایمان لایا نہ کسی کو ایمان لانے دیا۔ یہاں لشکر سے مراد اس کے سارے پیروکار ہیں * دیوانہ اس لئے کہتا تھا کہ موسیٰؑ اکیلے ہو کر مجھ جیسے جابر بادشاہ کا مقابلہ کرنے آئے ہیں (روح) "نور العرفان"

۴۰۔ "تو ہم نے اس کو اس کے لشکر سمیت پکڑا اور انہیں سمندر میں پھینک دیا اور وہ قابل ملامت بن گیا"۔ فرعون بڑا ظالم تھا اس کا یہی انجام ہونا تھا۔ مرنے کے بعد بھی اس کو لوگ ملامت کرتے ہیں۔

۴۱۔ قوم عاد کا انجام بھی بڑا عبرتناک ہوا جب ان کی سرکشی (زیادہ کی) حد ہو گئی ان کو راہ راست پر لانے کی ساری پیغمبرانہ مساعی ناکام ہو گئیں تو ان پر ایسی ہوا کا جھکڑ مسلط کر دیا گیا جو عقیم تھی خیر و برکت سے یکسر عاری

* یہ جھکڑ آٹھ دن اور سات رات تک مسلسل چلتا رہا۔

R885

۴۲ ۔ (یہ جھکڑ ایسا تھا) کہ جو چیز بھی اس کی زد میں آتی اس کو ریزہ ریزہ کر کے رکھ دیا ۔ (ضیاء القرآن)

۴۳ ۔ جب انہوں (ثمود) نے اپنے ہی طلب کردہ معجزہ اونٹنی کو قتل کر دیا تو ان سے کہہ دیا گیا کہ اب تین دن اور تم دنیا کے مزے لوٹ لو۔ تین دن کے بعد تم ہلاک کر دیے جاؤ گے ۔ یہ اسی طرف اشارہ ہے لیکن بعض نے اسے حضرت صالحؑ کی تنبیہ اسے تعبیر کا قول قرار دیا ہے

۴۴ ۔ یہ صاعقۃ "کڑاکا" آسمانی چیخ تھی اور اس کے ساتھ نیچے سے رجفۃ (زلزلہ) تھا (خلاصہ) ۔

لغوی اشارے ○ خَطْبُكُمْ : تمہاری مہم، تمہارا معاملہ ○ حِجَارَةً : کنکر، پتھر ○ مُسَوَّمَةً : نشان دار ○ الْيَمِّ : دریا ○ مُلِيمٌ : ملامت کا مستوجب ○ رَمِيمٌ : گلی سڑی ہڈیاں ○ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ○ قوم لوط جن گندے افعال میں مبتلا تھی ان سے پہلے کسی نے ایسے گندے عمل نہ کیے تھے ○ یہ قوم لواطت کے بانی تھے ○ یہ دین مسلم ہوتا ہے ○ کاملاً اتباع کی جائے ○ اہل فساد اور اہل قہر سے بعد دانشمندی ہے ○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب شدید آندھی چلتی تو آپ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے ○

2886

فَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنظُرُونَ ۝٤٤ فَمَا اسْتَطَٰعُوا
مِن قِيَامٍ وَمَا كَانُوا مُنتَصِرِينَ ۝٤٥ وَقَوْمَ نُوحٍ مِّن قَبْلُ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا
فَٰسِقِينَ ۝٤٦ وَالسَّمَآءَ بَنَيْنَٰهَا بِأَيْيدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ ۝٤٧ وَالْأَرْضَ فَرَشْنَٰهَا
فَنِعْمَ الْمَٰهِدُونَ ۝٤٨ وَمِن كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝٤٩ فَفِرُّوا
إِلَى اللَّهِ إِنِّي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝٥٠ وَلَا تَجْعَلُوا مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ إِنِّي لَكُم
مِّنْهُ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝٥١ كَذَٰلِكَ مَا أَتَى الَّذِينَ مِن قَبْلِهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا قَالُوا
سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ ۝٥٢ أَتَوَاصَوْا بِهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ ۝٥٣ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ أَنتَ
بِمَلُومٍ ۝٥٤ وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ۝٥٥ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا
لِيَعْبُدُونِ ۝٥٦ مَا أُرِيدُ مِنْهُم مِّن رِّزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَن يُطْعِمُونِ ۝٥٧ إِنَّ اللَّهَ
هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ ۝٥٨ فَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذَنُوبًا مِّثْلَ ذَنُوبِ
أَصْحَٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُونِ ۝٥٩ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِن يَوْمِهِمُ الَّذِي
يُوعَدُونَ ۝٦٠

تو انہوں نے اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی تو ان کی آنکھوں کے سامنے انہیں کڑک نے آ لیا ۝۴۴ تو وہ نہ کھڑے ہو سکے اور نہ بدلہ لے سکے
۝۴۵ اور ان سے پہلے قوم نوح کو ہلاک فرمایا بیشک وہ فاسق لوگ تھے ۝۴۶ اور آسمان کو ہم نے ہاتھوں سے بنایا اور بیشک ہم وسعت دینے
والے ہیں ۝۴۷ اور زمین کو ہم نے فرش کیا تو ہم کیا ہی اچھے بچھانے والے ۝۴۸ اور ہم نے ہر چیز کے دو جوڑ بنائے کہ تم دھیان کرو ۝۴۹ تو اللہ
کی طرف بھاگو بیشک میں اس کی طرف سے تمہارے لئے صریح ڈر سنانے والا ہوں ۝۵۰ اور اللہ کے ساتھ اور معبود نہ ٹھہراؤ بیشک میں اس کی
طرف سے تمہارے لئے صریح ڈر سنانے والا ہوں ۝۵۱ یونہی جب ان سے اگلوں کے پاس کوئی رسول تشریف لایا تو یہی بولے کہ جادوگر ہے
یا دیوانہ ۝۵۲ کیا آپس میں ایک دوسرے کو یہ بات کہہ مرے ہیں بلکہ وہ سرکش لوگ ہیں ۝۵۳ تو اے محبوب تم ان سے منہ پھیر لو تو تم پر کچھ الزام نہیں ۝۵۴
اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے ۝۵۵ اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی لئے بنائے کہ میری بندگی کریں ۝۵۶ میں ان سے کچھ
رزق نہیں مانگتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھانا دیں ۝۵۷ بیشک اللہ ہی بڑا رزق دینے والا قوت والا قدرت والا ہے
تو بیشک ان ظالموں کے لئے عذاب کی ایک باری ہے جیسے ان کے ساتھ والوں کے لئے ایک باری تھی ۝۵۸ تو مجھ سے جلدی
نہ کریں ۝۵۹ تو کافروں کی خرابی ہے ان کے اس دن سے جس کا وعدہ دیئے جاتے ہیں ۝۶۰

(سورہ الذاریات ۵۱/ پارہ ۲۷/ ۴۴/ ۶۰ * ت: ک)

2887

۴۴۔ چونکہ وہ آواز بہت ہولناک تھی اس لئے اسے کڑک فرمایا گیا۔ (نور العرفان)

۴۵۔ وہ عذاب الٰہی کو برداشت نہ کر سکے * وہ ہم پر غالب نہ ہو سکے اور اپنی قوت سے ہمارے بھیجے ہوئے عذاب کو ٹال نہ سکے۔

۴۶۔ نوح علیہ السلام کی قوم کی داستان بھی بڑی بصیرت افروز ہے۔ انہوں نے بھی فسق و فجور کو اپنا شعار بنا لیا تھا چنانچہ پانی کا طوفان آیا اور انہیں تنکوں کی طرح بہا لے گیا۔

۴۷۔ آسمان کو اس کی وسعت اور فراخی کے ساتھ ہم نے خود بنایا۔ نہ تو اس کے بنانے میں کوئی شریک ہے اور اس کے بنانے میں ہمیں کسی سے کوئی مشورہ یا کوئی امداد لینے کی ضرورت پڑی ہے۔ ہم نے خود محض اپنی قدرت اور اپنی حکمت سے اس کی تخلیق کی ہے * ہم نے اسے بڑا وسیع اور کشادہ بنایا ہے یہاں تک کہ زمین کا یہ طویل اور عریض کرہ اس کے سامنے ایسے ہے جیسا دائرہ کے وسط میں ایک نقطہ * ہم بھی وسعت اور غنا کے مالک ہیں ہماری قوت بے کراں ہے

۴۸۔ زمین جس پر تم آباد ہو اسے کس نے ایک آرام دہ فرش کی طرح بچھا دیا ہے اور اس میں تمہارے رزق اور ضرورت کے تمام اسباب مہیا کر دیئے ہیں

۴۹۔ ہم نے جو چیز بنائی ہے اسے جوڑا جوڑا پیدا کیا ہے تاکہ باہم اختلاط سے افزائش نسل کا سلسلہ جاری رہے * اس کے علاوہ تفاوت اور تقابلات کی ایک دنیا آباد ہے۔ رات اور دن، شقاوت و سعادت، ہدایت و ضلالت، آسمان و زمین، سیاہی و سفیدی، صحت و مرض، کفر و ایمان۔ الخ کہاں تک گنتا جائے

۵۰۔ شیطان تمہارے پیچھے ہے نہ معلوم کس وقت آ کر تمہیں دبوچ لے اس لئے جلدی بھاگو اور ایک لمحہ ضائع کئے بغیر اللہ کی پناہ میں آ جاؤ جہاں پناہ مل جاتی ہے شیطان کی وسوسہ اندازیاں کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتیں

۵۱۔ میں از خود تمہارے پاس نہیں آیا یا کسی اور نے مجھے تمہاری طرف نہیں بھیجا بلکہ میں تو اللہ تعالیٰ کا فرستادہ ہوں اس نے مجھے اپنی طرف سے بھیجا ہے کہ میں تمہیں خواب غفلت سے ہر وقت بیدار کروں (ضیاء القرآن)

۵۲۔ نبوت کا سلسلہ شروع ہوتا ہے کہ تم تو مجھے نہیں مانتے یہ کوئی نئی بات نہیں رسالت کا سلسلہ بھی بہت سے جاری ہے۔ جب کوئی رسول دنیا میں آیا لوگوں نے اس کو جادوگر اور دیوانہ بتایا

۵۳۔ اس بات کو تعجب کے طور پر اللہ تعالیٰ ذکر فرماتا ہے کہ کیا وہ اگلے ان پچھلوں کو وصیت کرتے اور کہتے تھے کہ تم بھی رسول کو دیوانہ اور ساحر کہنا جو یہ ان کی تقلید کرتے ہیں پھر آپ ہی فرماتا ہے کہ وصیت تو نہیں کر گئے تھے تو انہیں کی ذات میں سرکشی کا مادہ ہے

2888

۵۴۔ پس اے رسول تم ان سے ہٹ آؤ تمہارا جو کام تھا

۵۵۔ ایمان والوں کو نصیحت کرتے رہو کہ ان کو اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ (تفسیر حقانی)

۵۶۔ حضرت علیؓ نے آیت کا تفسیری ترجمہ اس طرح کیا ہے "میں نے جن و انس کو نہیں پیدا کیا مگر صرف اس لئے کہ ان کو اپنی عبادت کا حکم دوں یعنی اپنے احکام کا مکلف بناؤں" ★ مفسرؒ نے کہا کہ میرے نزدیک آیت کا تفسیری صحیح مطلب اس طرح ہے میں نے جن و انس کو عبادت کرنے کے قابل پیدا کیا یعنی ہر شخص میں ارادہ عبادت کی صلاحیت و استعداد پیدا کر دی۔ اس تفسیر کی تائید شیخین کی اس روایت سے ہوتی ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا عیسائی یا مجوسی بنا لیتے ہیں جیسے جانور کا بچہ صحیح سالم پیدا ہوتا ہے کیا تم کسی چوپایہ کو ناک کان کٹا پیدا ہوتا دیکھتے ہو (رواہ ابوہریرہؓ) یہ تاویل حضرت علیؓ کی تفسیر کے موافق ہے اس آیت کا مقتضی کافروں کی مذمت ہے کہ ان کو فطرت سے جو عطا کیا تھا انہوں نے اصل فطرت کو ضائع کر دیا۔ (تفسیر مظہری)

۵۷۔ میری عبادت و اطاعت سے میرا مقصود یہ نہیں ہے کہ یہ مجھے کما کر کھلائیں جیسا کہ دوسرے آقاؤں کا مقصد ہوتا ہے بلکہ رزق کے سارے خزانے تو خود میرے ہی پاس ہیں میری عبادت و اطاعت سے تو خود ان کا ہی فائدہ ہوتا ہے کہ ان کی آخرت سنور جاتی ہے نہ کہ مجھے کوئی فائدہ ہوتا ہے۔ (ع۔ص)

۵۸۔ بلکہ اللہ تعالیٰ خود ہی اپنے بندوں کو رزق پہنچانے والا ہے اور وہ اپنے دشمنوں پر بھی بڑی قوت والا اور ان سے سخت ترین انتقام لینے والا ہے

۵۹۔ سو یہ کفار یہ سن لیں کہ ان کی سزا بھی باری باری ہے جیسا کہ ان سے پہلے ان کے ساتھیوں کی سزا باری باری مقرر وقت موعودہ سے عذاب ہلاکت جلد کا مطالبہ نہ کریں۔

۶۰۔ سو ان کافروں کو اس دن کے آنے پر سخت ترین عذاب ہو گا جس دن سے ان کو ڈرایا جا رہا ہے (تفسیر ابن عباسؓ)

لغوی اشارے ○ عَتَوْا : انہوں نے سرکشی کی ○ قِیَامٌ : کھڑے ہونے والے ○ مُنْتَصِرِیْنَ : بدلہ لینے والے ○ مُوْسِعُوْنَ : وسعت دینے والے ○ مَاهِدُوْنَ : بچھانے والے درست کرنے والے ○ فَفِرُّوْا : بھاگ چلو ○ تَوَاصَوْا : انہوں نے وصیت کی ○ طَاغُوْنَ : نافرمان، سرکش، شریر ○ مُلِيْمٌ : ملامت کیا ہوا ○ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ○ فسق و فجور میں مبتلا قوم پر پانی کے طوفان کا عذاب بھی آتا رہا ○ مردوں کو زندہ کرنا

اللہ تعالیٰ کے لئے ہرگز مشکل امر نہیں ○ نباتات کی دنیا میں بھی زوجیت کا اصول اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے جاری ہے ○
ہر چیز سے دامن چھڑا کر اللہ کی طرف دوڑو ○ ایک لمحہ ضائع کئے بغیر اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجاؤ ○ خبردار
اللہ کے سوا کسی کو معبود نہ بنانا ○ سرکش کو اس کی سرکشی سے باز رہنے کی ہدایت دینے والا ناصح کا دشمن بن جاتا ہے
○ سورج کا کام نور و حرارت دینا ہے اگر کوئی نابینا روشنی سے فیض نہ پائے تو سورج اپنے کام سے رکتا نہیں ○
رزق اللہ تعالیٰ دیتا ہے ○ ہر ایک اپنے وجود و بقا میں اللہ کے کرم کا محتاج ہے ○ اللہ تعالیٰ وسیع القدرت ہے ○
اللہ کی قدرت ہر عجز اور کمزوری سے پاک ہے ○